

# بِمَارِي عَقَادٍ

**كُلُّ اَمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَفْ لَانْفَرَقْ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ (سورة البقرة - ٢٨٦)**

یہ سب اللہ تعالیٰ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، اسکے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے

(۱) اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اسکی ذات یا صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اس کا شریک ہے۔ نہ شریک ہو سکتا ہے۔ (۲) ملائکہ کا وجود بحق ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ قدیر ہے۔ اپنے بندوں کی بدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (۴) ہماری کتاب قرآن کریم ہے اور آنحضرت ﷺ جو خاتم النبیین ہیں ہمارے نبی ہیں۔ (۵) الہام الہی کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت م uphol نہیں ہوتی۔ جیسے وہ پہلے بولتا تھا بھی اپنے بندوں سے کلام فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ (۶) ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاویں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ اور دعاویں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ (۷) بعثت بعد الموت کے ہم قائل ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت ﷺ شفع ہونگے۔ (۸) ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ (۹) اس بات پر ہمارا کامل یقین ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی صاحب کتاب نبی نہیں۔ اور نہ ایسا نبی ہو گا جو آپ ﷺ کی امت سے باہر ہو گا۔ (۱۰) حضرت مرزا غلام احمد قادریانی سے پہلے امت محمدیہ میں ہر صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہو نیوالا مجدد موسوی خلفاء کی طرح آیت اسْتِخْلَافَ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا بنا یا ہوا خلیفہ تھا۔ (۱۱) اسی طرح ہم چودھویں صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہو نیوالے مجدد اعظم حضرت مرزا غلام احمد قادریانی علیہ السلام کے تمام دعاوی (امتی نبی، مہبدی معہود، صحیح موعود، خاتم الخلفاء اور مجدد الافق آخر) پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۱۲) حضرت بانی جماعت کو ۲۰۸۸ء کی الہامی پیشگوئی میں ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔ اس موعود زکی غلام کو حضور نے مصلح موعود کے لقب (title) سے نواز تھا۔ یہ زکی غلام محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کا اسی طرح روحانی فرزند ہے جس طرح بذاتِ خود آپ آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند تھے۔ اس زکی غلام کے مسیح ابن مریم ہونے کے علاوہ اور بھی بہت سارے روحانی اور الہامی نام ہیں۔ مثلاً۔ فخر الرسل، قمر الانبیاء، یوسف، یحییٰ اور نافلہ موعود وغیرہ۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز (عبد الغفار جنبہ) کو اپنی رحمت کا نشان بناتے ہوئے اسے زکی غلام مسیح الزماں ہونے کا اعزاز بخشنا ہے۔ قبل ازیں جماعت احمدیہ میں خلیفہ ثانی صاحب نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ ان کا مصلح موعود ہونا تو رکنا رہ تو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے۔ یہ بھی نہ بھولیں کہ جماعت احمدیہ میں جس زکی غلام کو حضور نے مصلح موعود کا خطاب دیا تھا وہی قمر الانبیاء اور نافلہ موعود ہے۔ ایسا ہر گز نہیں کہ یہ تینوں الگ وجود ہیں بلکہ یہ مصلح موعود ہی کے الہامی اور روحانی نام ہیں۔

(۱۳) یہ یاد رہے کہ احمدیت کوئی نیادین یا مذہب نہیں بلکہ یہ محدثیت کا ہی ظل اور اس کا تسلسل ہے۔ جب اصل یعنی محدثیت کو ہر صدی میں مسلسل تجدید کی ضرورت پڑتی رہی تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اسکے ظل یعنی احمدیت کو تجدید کی ضرورت نہ پڑتی؟ جن لوگوں نے احمدیت میں یہ دعاوی کی کہ آئندہ کوئی مجدد نہیں آئے گا اور اصل اسکے لیے یہ دعاوی نہ صرف غلط تھے بلکہ وہ علمی میں ظل (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کو اصل (آنحضرت ﷺ) پروفیٹ دینے کا جرم بھی کریم تھے۔ احمدیت میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تجدیدی سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا جس طرح پہلے محدثیت میں جاری رہا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جس طرح محمدی عمومی تجدیدی سلسلے میں دو (۲) مجدد (مہبدی معہود اور مسیح عیسیٰ ابن مریم یعنی مسیح موعود) موعود تھے اسی طرح احمدی عمومی تجدیدی سلسلہ میں بھی ایک مجدد (مصلح موعود یعنی زکی غلام مسیح الزماں) موعود ہے۔ اگر احمدیت میں مصلح موعود ہونے کے ایک سے زیادہ دعویدار ہوں تو سچا اور اصل ان میں سے ایک ہی ہے دیگر تمام غلطی خورده ہیں۔

(۱۴) ۱۹۰۸ء کو حضورؐ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں امامت یا خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور آپ کے پہلے خلیفہ راشد حضرت مولوی نور الدینؒ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نور الدینؒ مخدوم احمد خلافت کے منصب پر بیٹھے یا بٹھائے گئے۔ خلیفہ اور خلافت کی اصطلاحیں بہت مقدس ہیں لیکن بد قسمتی سے جماعت احمدیہ میں کچھ لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اسکے مہبدی و مسیح موعود کا مقدس نام لے کر ان مقدس اصطلاحوں کو انہیاں میں بھی misuse (misuse) کیا ہے۔ امیر معاویہ نے محمدی خلافت راشدہ کی صفائی کرائے اسے اموی ملوکیت میں بدل لیا یعنی خلیفہ ثانی نے بھی احمدی خلافت راشدہ کی صفائی کرائے مغلی ملوکیت میں بدل دیا۔ جس طرح اموی اور

عباسی اور عثمانی خلفاء در حقیقت ملک یعنی بادشاہ تھے لیکن اپنے آپ کو خلیفہ کہلواتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ میرے برگزیدہ بندے مہدی و مسیح موعود کے بعد اُسکی قائم کردہ جماعت میں بہت جلد خرابیوں اور غلطیوں کا دروازہ کھل جانا ہے اور پھر حضرت خلیفۃ الرسالۃ اول کی وفات کے فوری بعد ان اغلاط اور تخریب کاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سلسلہ احمد یہ میں یہی فسادات اور تخریب کاریاں مصلح موعود کی بعثت کی وجہ بننے والی تھیں۔

(۱۵) اللہ تعالیٰ نے اپنے مہدی و مسیح موعود کے روحاںی فرزند (غلام مسیح الزماں) کو پندرھویں صدی ہجری کے سر پرنہ صرف خلیفہ رابع صاحب کے دور میں ظاہر فرمایا بلکہ انہیں غلام مسیح الزماں کا مصدق (گواہ) بھی بنایا ہے۔ اگرچہ خلیفہ ثانی سے لے کر خلیفہ رابع تک جماعت احمد یہ کے یہ امام اموی خلفاء کی طرح کجر و اور شد و ہدایت سے عاری تھے لیکن اس کے باوجود ہم انہیں حضرت مہدی و مسیح موعود کے جانشین مانتے ہیں۔ غلام مسیح الزماں کے ظاہر ہونے کے بعد اس کجر و امامت کا سلسلہ خود بخود ختم ہو گیا ہے۔

**کیا زکی غلام یعنی مصلح موعود کو مانا ضروری ہے؟**۔ اس سوال کا براہ راست جواب دینے سے پہلے میری گذاشت ہے کہ ہم سب کو علم ہے کہ ایک صدی پہلے تک امت محمدیہ بڑے شد و مدد سے (اپنے ہی خود ساختہ زعم کے مطابق) ایک خونی مہدی اور ایک مسیح عیسیٰ ابن مریم کا زندہ ماڈی حسکم کیسا تھا آسمان سے اُترنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جب یہ مہدی معہود اور مسیح موعود اُمت میں ظاہر ہوا تو چونکہ اُس کا ظاہر اور نزول علمائے اُمت کے خود تراشیدہ خیال کے مطابق نہیں ہوا تھا۔ لہذا نفس پرست علمائے اُمت نے نہ صرف اُس کا انکار کیا بلکہ اُس پر کفر کا فتویٰ بھی لگا دیا۔ مزید براہ آں انہیوں نے اُمت کو یہ کہہ کر گمراہ کرنا شروع کر دیا کہ ہم چونکہ ارکان ایمان اور ارکان اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں لہذا ہمیں کسی مہدی اور کسی مسیح کو مانے کی کیا ضرورت ہے؟۔ عجیب بات ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشوگیوں کے مطابق اُمت محمدیہ جس وجود کا بشدت انتظار کر رہی تھی۔ جب وہ آیا تو علمائے اُمت نے مہدی معہود اور مسیح موعود سے متعلقہ پیشوگیوں کا ہی انکار کر دیا۔ حضرت مہدی و مسیح موعود کا سب مسلمانوں نے انکار نہیں کیا تھا بلکہ جن کے اندر ایمان تھا اور جو متفق اور دیندار تھے انہیوں نے آنحضرت ﷺ کے اس موعود غلام کو قبول کر لیا۔ وہ جان گئے تھے کہ اگر ہم نے آنحضرت ﷺ کے اس موعود غلام (مہدی و مسیح موعود) کا انکار کیا تو پھر ہمارا یہ انکار پیشوگی فرمائیا۔ یعنی آنحضرت ﷺ کا ہی انکار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے موعود غلام حضرت مہدی و مسیح موعود کو بھی الہاماً ایک زکی غلام کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے مسیح ابن مریم قرار دیا اور حضرت باشی جماعت نے بھی اُسے مصلح موعود اور مسیح ابن مریم کا نام دیا ہے۔ مزید براہ یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ مسیح ابن مریم ہے جس کا آنحضرت ﷺ نے اپنے مہدی کے بعد نازل ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مہدی و مسیح موعود کا انکار آنحضرت ﷺ کا انکار تھا تو پھر جماعت احمد یہ میں ظاہر ہونیوالے حضرت مہدی و مسیح موعود کے زکی غلام اور مصلح موعود اور آنحضرت ﷺ کی پیشوگی کے مطابق نازل ہونے والے مسیح ابن مریم کا انکار کیا آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعود کا انکار نہیں ہو گا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ سورۃ جمعہ کے مطابق حضرت مہدی و مسیح موعود کی بعثت آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ تھی کیونکہ آپ آنحضرت ﷺ کا کامل ظل او عکس تھے۔ اسی طرح زکی غلام کی بعثت بھی حضرت مہدی و مسیح موعود کی بعثت ثانیہ تھی ہے کیونکہ وہ بھی حضرت مہدی و مسیح موعود کا کامل ظل او عکس ہیں۔ اس کا ثبوت درج ذیل خواب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

السلام علیکم۔

خواب میں دیکھا کر کوئی نہ معلوم گھر ہے لیکن ہے ہمارے ڈاور۔ اماں جان اور ساتھ میں دونوں بیٹھی ہوئی ہیں۔ باقی گھر والے بھی ہیں لیکن سب ٹھیک طرح سے نظر نہیں آتے۔ پھر دیکھتی ہوں کہ شمال کی طرف ہمارا منہ ہے۔ شمال کی طرف ہی آسمان پر پچا غفار کی بڑی اور لگنیں تصویر نظر آتی ہے ایک جھلک کی طرح۔ میں اماں سے کہتی ہوں کہ دیکھو اماں پچا کی تصویر نظر آرہی ہے ساتھ ہی میرے آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ پچا کی تصویر فوراً ختم ہو جاتی ہے تو پھر ایک جھلک کی طرح حضرت مسیح موعود کی تصویر نظر آتی ہے۔ پھر ختم ہو جاتی ہے۔

والسلام آپ کی بھتیجی مورخہ ۳۔ اپریل ۲۰۰۳ء

اگر آنحضرت ﷺ کے ظل کا انکار آپ ﷺ کا انکار تھا تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعود کے ظل کا انکار آپ کا انکار کیوں نہیں ہو گا۔؟؟؟

### کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

خاکسار نے اپنا مل دعویٰ خلیفہ رابع صاحب کے آگے رکھا تھا اور آپ پر یہ ثابت بھی کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میری سچائی کا گواہ بنایا ہے۔ لیکن خلیفہ رابع صاحب نے اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں کوتا ہی کی اور مجھے اور جماعت احمد یہ کو ایک ابتلاء میں ڈال کر سفر آخربت پروانہ ہو گئے۔ اب وہاں اُن کی کیا حالت ہے اور وہ جماعت احمد یہ کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔؟؟؟ خاکسار ذیل میں افادہ عام کیلئے ایک خواب درج کرتا ہے۔ شاید اس سے کسی کا بھلا اور کسی کو ہدایت نصیب ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### مصباح کا خواب۔۔۔۔۔ ما فروری کا آخری ہفتہ ۲۰۱۰ء

”میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میں اپنے گھر کے کمرے میں بیٹھی ہوں اور میری کزن نیں بھی بیٹھی ہیں اور ہم سب اپنے کام میں مصروف ہوتی ہیں کہ میری ایک کزن نیمہ آکر مجھ سے کہتی ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ ہمارے گھر کے باہر کھڑے ہیں ہم یہ بات سن کر چونک جاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے وہ توفقات پاچکے ہیں وہ کہتی ہے کہ یقین نہیں آ رہا تو آپ سب باہر جا کر دیکھ لیں ۔ ہم سب باہر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ واقعی خلیف صاحب کھڑے ہیں اور باہر بہت سے لوگ جی انگی میں کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں ایک عجیب سی خاموشی طاری ہوتی ہے اور کوئی بھی اتنی ہمت نہیں کر پاتا کہ ان سے کچھ پوچھ سکے سب لوگ جی ان ہوتے ہیں کہ اچانک میں آگے بڑھ کر ان سے پوچھتی ہوں کہ آپکے والد صاحب سچے تھے یا میرے دادا (خاکسار۔ نقل) سچے ہیں تو وہ مایوسی سے جواب دیتے ہیں کہ یہی تو میں بتانے آیا ہوں کہ میرے والد نہیں یہ شخص چاہے تو دادا ابو بھی میرے قریب ہی کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کو کہا تھا کہ میں سچا ہوں لیکن تم لوگ میری بات نہیں مانتے تھے اور اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے انہوں (خلیفہ رائع صاحب۔ نقل) نے کہا واقعی آپ سچے تھے اور سیدھی راہ پر تھے اور ہم غلط راہ پر تھے۔“

والسلام علی من انتع الهدی

خاکسار

عبد الغفار جنبہ (زکی غلام مسیح الزماں)

جماعت احمدیہ اصلاح پسند

۱۸۔ اپریل ۲۰۱۰ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرْتَلَامْ عَلَيْنَا

خوب میں دیکھا کہ توں نہ صاف گھر میں سین چھے بیمار کے  
ڈاول اماں جان لور سائٹ میں دونوں بیٹھ ہوئی ہیں  
باڑ گھروالے بھی یعنی سین سے بھیڑ کر جمع سے نظر ہیں  
۲۷ گھر دیکھ ہو کر شمال کی دروازہ بیمار اپنے  
شمال کی حرف ہی آسمان پر چھا غفار کی بڑی اور  
زیس تصویر نظر ہے ہے دیکھ بیک کی درجہ میں رہا  
سے پہنچ یوں اُر دیکھو اماں چھا کی تصویر نظر آری  
ہے ساقی یہی پھر انکلوں پہ آنسو بیک آگے ہیں  
چھا کی تصویر فوراً ختم ہوئے  
تو پھر ایک بیک کا کمرے خفتر میسح موعد کی تصویر  
نظر آگئے ہے پھر ختم ہو جائی ہے

۰۹ جون ۲۰۰۴ء شنبہ نام ۱۵ جون ۲۰۰۴ء ۱۷-۰۴

Amna

۱۷-۰۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صبح کا خواب

ماہ فروری ما آخری بیان 2010

میں خواب میں دلکھنی ہوں رہ میں اپنے گھر کے میں بیٹھی ہوں 19و  
صہی ترین بھی بیٹھی ہیں اور ہم سب اپنے کام میں معروف ہو جائیں نہ  
صہی دیساً ترین نعمت آئی جو سے اپنی علیہ حضرت مسیح اطاعت احمد  
صاحب ہمارے گھر بایک گھر میں ہم یہ بات میں کوچونس جان ہیں اور اسی  
سے ابھی ہیں پہلے ہملاں یہ وہ نعمت پا جائے ہیں وہ اپنی بھی ہے نہ یقین  
نہیں آریا تو آپ سب بایک گالہ دلکھوں۔ ہم سب بایک جان ہیں تو  
دلکھنی ہیں رہ واقعی خلیفہ صاحب گھر میں اور بایک نیت میں توگ  
صہی انگلی میں گھر میں ہوں ہیں اور وہاں اپنی بجیب سی خاصیتی  
طاری ہوئی ہے اور کوئی بھی اتنی کھست نہیں لہ رپاتا رہ ان سے کچھ ہو گھن  
سے سے لوگ صہی ان ہوئے ہیں رہ اچانس میں آئے بڑھوہ ان سے ہو گھنی  
ہوں رہ آپ والد صاحب سے تھے یا صہی دادا ہی میں تو وہ ماں ہوئی  
سے خواب دیتے ہیں رہ ہی کو میں بھت بنان آپا ہوں رہ صہی والہ  
ہیں بے شخص سمجھا ہے تو دادا ابو بھی صہی قریب ہی گھر لے رہا  
ہیں اور توگوں سے محتاج ہو تو رہیں ہیں رہ میں نہ تم لوگوں

کو ایسا گھانہ نہ صیں سمجھو اسکے لئے تم کوں صیہی بات نہیں ماننے کے  
اور اب اپنے بات تابت یہو حکی یہ انہوں نے لیا واقعی آپ  
سچے ہی اور سیاہی را ہمیرنے اور ہم عملہ را ہم برخٹو۔